2184 ـ نماز كے ليے بلانے ميں ڈھول اور طبل بجانا

سوال

فلپائن وغيرہ كى كچھ مساجد ميں نماز كے ليےاذان سے قبل ڈھول بجايا جاتا ہے، اور پھر اس كے بعد اذان دى جاتى ہے، كيا اسلام ميں ايسا كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ڈھول اور طبل وغيرہ دوسرے لہو و لعب كے آلات جائز نہيں ہيں، چنانچہ لوگوں كو نماز كا وقت معلوم كرانے كے ليے ان آلات كا استعمال جائز نہيں، بلكہ يہ حرام بدعت ہے.

اس كے ليے صرف شرعى اذان پر ہى اكتفاء كرنا ضرورى ہے، نبى كريم صلى اللہ عليہ كا فرمان ہے:

" جس نے بھى ہمارے اس دين ميں ايسى چيز ايجاد كى جو اس ميں سے نہيں تو وہ مردود ہے "

اسے بخارى اور مسلم نے روايت كيا ہے.

اور ايك حديث ميں ہے: عرباض بن ساريہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ: ايك روز رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہميں ايسا بليغ وعظ كيا كہ اس سے دل دہل گئے، اور آنكھوں سے آنسو جارى ہو گئے، تو ہم نے عرض كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم: ايسا لگتا ہے كہ يہ الوداعى وعظ ہے، اس ليے آپ ہميں كوئى نصيحت فرمائيں:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ميں تمہيں اللہ تعالى كے تقوى اور اطاعت و فرمانبردارى كى وصيت كرتا ہوں، اگرچہ تم پر كوئى حبشى غلام ہى امير بنا ديا جائے، يقينا تم ميں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سا اختلاف ديكھے گا، اس ليے تم ميرى اور ميرى خلفاء راشدين المھديين كى سنت پر عمل كرنا، اور اسے مضبوط كے ساتھ تھامے ركھنا، اور نئے نئے امور سے بچ كر رہنا، كيونكہ ہر بدعت گمراہى ہے "

اسے ابو داود اور ترمذى نے روايت كيا اور اس حديث كو حسن صحيح كہا ہے.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة والبحوث العلمية والافتاء.

یہاں ہم ابو عمیر بن انس کی اپنے انصاری چچاؤں سے روایت کردہ حدیث بیان کرتے ہیں:

وہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچا کہ لوگوں کو نماز کے لیے کیسے اکٹھا کیا جائے، تو آپ سے عرض کیا گیا:

نماز کا وقت ہونے پر ایك جھنڈا گاڑ دیا جائے، جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایك دوسرے کو بتا دینگے، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو یہ طریقہ پسند نہ آیا.

راوی کہتے ہیں: کہ پھر بگل بجانے کا ذکر ہوا.. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی پسند نہ آیا، اور آپ نے فرمایا: یہ تو یہودیوں کا طریقہ ہے، راوی کہتے ہیں: پھر ناقوس کا ذکر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عیسائیوں کا طریقہ ہے.

چنانچہ عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ وہاں سے چل دیے اور انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ کے معاملہ کی سوچ کھائے جارہی تھی، چنانچہ انہیں خواب میں اذان دکھائی گئی، راوی بیان کرتے ہیں: وہ صبح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور انہیں بتایا...

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلال اٹھو اور دیکھو تمہیں عبد اللہ بن زید کیا کہتا ہے، تو تم اسی طرح کرنا، چنانچہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے اذان کہی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (420) یہ حدیث صحیح ہے.

دیکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بگل اور ناقوس بجانے سے انکار کر دیا، تو پھر وہ مسلمانوں کے لیے ڈھول بجانے میں کیسے راضی ہو سکتے ہیں، حالانکہ مسلمانوں کو اللہ تعالی نے اذان مشروع کر کے ایسی اشیاء سے مستغنی کر دیا ہے.

واللہ اعلم .